جد الممتار کے عالمی
اشاعتی سفر کی مختصر تاریخ
(مع اضافۂ جدیدہ)
از
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
www.facebook.com/darahlesunnat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"جدّ الممتار" کے عالمی اِشاعتی سفر کی مختصر تاریخ[1]

از: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا تحسینی

مدیر "دار اہل سنّت" کراچی

۲۳ جون ۲۰۲۲ء/۲۲ ذی قعدہ ۱۴۴۳ھ

فقہِ حنفی میں "حاشیہ ابن عابدین" ("رد المحتار علی الدر المختار") کی اہمیت اہلِ علم حضرات پر مخفی نہیں، بطور خاص آج کے زمانے میں "رد المحتار" کی جو اہمیت واِفادیت ہے، وہ أظہر من الشمس ہے کہ کوئی حنفی مفتی اس کتاب سے ہرگز مستغنی نہیں!۔

دار اصل یہ کتاب علّامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفّی ۱۲۵۲ھ) کے وہ حواشی ہیں، جوانہوں نے علّامہ علاء الدین حَصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفّی ۱۰۸۸ھ) کی کتاب "الدر المختار" پر تحریر فرمائے، اور "درِ مختار" کتاب "تنویر الاَبصار" کی شرح ہے، جبکہ "تنویر الاَبصار" ایک متن ہے، اس کے مصنّف علّامہ تُمُرتاشی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفّی ۱۰۰۴ھ) ہیں۔

---

(۱) پہلی بار بعنوان "جد الممتار کا سفر بریلی سے کراچی" ۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/ ۱۷ مارچ ۲۰۰۷ء میں لکھا گیا، جو "معارف رضا" کے سالانہ مجلّہ میں شائع ہوا، اب قدرے تفصیل دوبارہ آپ حضرات کے پیشِ خدمت ہے۔

ان تمام کتب کی اہمیت، اِفادیت اور خصوصیات وتفصیل جاننے کے لیے، ڈاکٹر سائد بکداش کی کتاب کی طرف مُراجعت کی جائے، جوانہوں نے علّامہ عابد سندھی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیرت پر لکھی ہے، اس کتاب میں انہوں نے ان تمام اُمور کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کی۔

"جدّ الممتار" امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وہ تعلیقات ہیں، جو دَورانِ مطالعہ موقع ومحل کی مناسبت سے، امام اہلِ سنّت نے "حاشیہ ابن عابدین" ("ردالمحتار") کے بیاضِ اَطراف پر تحریر فرمائیں، یہ باقاعدہ کوئی ایسی تالیف نہیں جس کی ترتیب وتالیف کے لیے امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے باقاعدہ اہتمام فرمایا ہو، بلکہ جب جب مطالعہ کرتے اور کوئی بات مناسب معلوم ہوتی کہ یہاں نوٹ ہونی چاہیے، اسے قلم بند کرلیا کرتے۔ بعد میں ان تعلیقات کو جمع کرکے پانچ ۵ قلمی جلدوں میں مرتّب کیا گیا، اس کے بعد سات ۷ ضخیم جلدوں میں مکمل طباعت واِشاعت عمل میں آئی۔

اعلی حضرت، عظیم البرکت، امام احمد رضا خان -علیہ رحمۃ الرحمن- کی گراں مایہ تصنیفات وتعلیقات میں سے، کئی تحریرات اب تک شائع نہیں ہوپائیں، انہیں میں سے "ردّالمحتار" پر امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تعلیقاتِ نفیسہ بھی تھیں۔

"جدالممتار" کی اہمیت وخصوصیات

فقہی اعتبار سے یہ تعلیقات بڑی اہمیت کی حامل ہیں، ان تعلیقات وحواشی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ ان میں جو طرزِ استدلال واِستنباط پایا جاتا ہے، اور جیسے علمی نکات اس میں بیان کیے گئے ہیں، وہ صرف انہی تعلیقات کا حصہ ہے، جنہیں "جدالممتار" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

"فتاوی شامی" پر "جدّ الممتار" کے نام سے امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ تعلیقات وحواشی متعدّد خصوصیات کی حامل ہیں، ان کا مفصّل بیان استاذ العلماء حضرت علّامہ محمد احمد مصباحی صاحب نے اپنے ایک مبسوط مقالے میں تحریر فرمادیا ہے، یہ رسالہ "جد الممتار" کی جلدِ ثانی کے شروع میں "تعریف الکتاب" کے نام سے شامل کیا گیا ہے، اس مقالے میں قبلہ مصباحی صاحب نے جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں، اُن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) مختلف اَقوال میں تطبیق، (۲) حلِّ اِشکالات، (۳) مَراجع اور حوالوں کا اِضافہ، (۴) لغزش وخطا پر تنبیہات، (۵) علمِ حدیث میں کمال، (۵) غیر منصوص اَحکام کا اِستنباط وغیرہ۔

"جدالممتار" کے اِشاعتی سفر کا آغاز

"جدالممتار" کے اِشاعتی سفر کا آغاز سرزمینِ ہندوستان سے ہوا، اس کی جلدِ اوّل (کتاب الطہارۃ وکتاب الصلاۃ) ۱۹۸۲ء اور جلد ثانی (کتاب الزکاۃ تا کتاب الطلاق) ۱۹۹۴ء میں، صدر مدرّس جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، استاذِ گرامی حضرت علّامہ محمد احمد مصباحی صاحب اور ان کے رفقائے کرام نے "المجمع الاسلامی" مبارکپور سے شائع کیں، جلدِ اوّل کی طباعت کا مرحلہ حیدرآباد دکن میں طے ہوا، جبکہ جلدِ ثانی "رضا اکیڈمی" بمبئی کے تعاون سے شائع کی گئی۔

ان دونوں جلدوں کی تیاری میں حضرت علّامہ محمد احمد مصباحی صاحب کے ساتھ جو رفقائے کار شریک رہے، ان کی فہرست طویل ہے، جس کی تفصیل کے لیے "المجمع الاسلامی" مبارکپور سے شائع کردہ جلدوں کی طرف مُراجعت کی جاسکتی ہے، البتہ بطور اختصار چند حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) علّامہ محمد یسین اختر اعظمی

مصباحی، (۲) علّامہ محمد عبد المبین نعمانی مصباحی، (۳) علّامہ افتخار احمد قادری مصباحی۔

اِشاعت جدیدہ کا عزمِ مصمّم اور اس سلسلے میں کی جانے والی کوششیں

"جد الممتار" کی ہندوستان سے اِشاعت، اپنے زمانے کے تقاضوں کو بھرپور انداز میں پورا کرتے ہوئے کی گئی، مگر آج ہمارے زمانے میں اُس انداز کی طباعت تقریبًا ناقابلِ قراءت تصوّر کی جاتی ہے، جبکہ عرب حضرات خصوصاً اور ان کی اتّباع میں اہلِ پاک وہند بھی عموماً، کمپوزڈ (Composed) کتابیں پڑھنے کے عادی ہوئے چلے جارہے ہیں، لہٰذا ۱۹۹۷ء میں مادرِ علمی جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں دورانِ تعلیم، مخلص و مشفق اساتذہ کی تربیت اور ذہن سازی کے نتیجے میں، یہ نیّت وعزمِ مصمم کر لیا تھا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تمام عربی تصنیفات کو جدید زمانے کے تقاضوں کے مطابق، عالمی سطح پر ممکنہ حد تک، عمدہ اور خوبصورت انداز سے شائع کیا جائے گا، اس سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ جاذبیت اور تشویق مطالعہ کا فائدہ بھی حاصل ہوگا، لہٰذا ترجیحی بنیاد پر "جدّ الممتار" کو فوقیت دی گئی۔

اس کے لیے مبارکپور سے کی گئی اِس کی اِشاعتِ اوّل نے سنگِ میل کا کام دیا، اور ساتھ ہی ساتھ اس کا ایک قلمی نسخہ حضرت علّامہ قاضی عبد الرحیم بستوی صاحب، مفتی مرکزی دارالِافتاء اہلِ سنّت بریلی شریف کی نوازشوں سے حاصل ہوا، یہ نسخہ قاضی صاحب قبلہ کے اپنے قلم سے نقل کردہ ہے، جسے انہوں نے اپنے استاذِ محترم حضرت علّامہ غلام جیلانی میرٹھی صاحب کے نسخے سے نقل کیا، جبکہ علّامہ غلام جیلانی صاحب علیہ الرحمۃ کا نسخہ خود سرکارِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے دستی نسخۂ مبارکہ سے

منقول تھا[۲]، مبارکپور کے نسخۂ مطبوعہ، اور قاضی صاحب کے اِس نسخۂ مخطوطہ کے سبب ہمیں کتاب کی تحقیق اور ترتیبِ جدید میں بہت مدد ملی، جس کے لیے ہم اِن تمام حضرات کے تہِ دل سے شکرگزار ہیں!۔

"جدّ الممتار" سے متعلق سرکار مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خواہش

چونکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنے ضخیم ترین، گراں قدر، مایہ ناز اور شہرۂ آفاق "فتاویٰ رضویہ" میں "ردّ المحتار" (فتاویٰ شامی) کی بے شمار ایسی عبارات نقل فرمائی ہیں، جن پر امامِ اہلِ سنّت علیہ الرحمۃ نے بحیثیت تعلیق اپنے استدراکات، تحقیقات اور اِفادات بھی تحریر فرمائے، جو "جدّ الممتار" میں شامل نہیں تھے، اور چونکہ بقول قبلہ قاضی صاحب اور دیگر بعض علمائے کرام، سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی یہ خواہش تھی کہ ان تعلیقات کو بھی "فتاویٰ رضویہ" سے لے کر "جدّ الممتار" میں نقل کر دیا جائے؛ تاکہ اس کی اِفادیت مزید ہو!۔

چنانچہ ان حضرات کے حکم کی تعمیل میں اُن تعلیقات کو بھی اِس اِشاعتِ جدیدہ میں شامل کرلیا گیا ہے، البتہ اس طرح کی تعلیقات کو نقل کرتے ہوئے عبارت کے شروع میں بریکٹ کے اندر یہ عبارت اس طرح لکھ دی گئی ہے: [قال الإمام أحمد رضا في "الفتاوى الرضوية":]؛ تاکہ اصل "جدّ الممتار" اور "فتاویٰ رضویہ" سے منقول عبارات میں امتیاز رہے، نیز "فتاویٰ رضویہ" سے منقول ہر عبارت کے اخیر میں "فتاوی رضویہ" کی تخریج بھی کر دی گئی ہے؛ تاکہ اصل مقام کی طرف رجوع آسان ہو، البتہ "فتاویٰ رضویہ" کے مختلف نسخوں میں سے معیار "رضا

---

(۲) علاّمہ غلام جیلانی میرٹھی صاحب علیہ الرحمۃ کے نقل کردہ نسخہ تک ہماری رَسائی نہیں ہوسکی۔

فاؤنڈیشن "لاہور والے نسخے کو بنایا گیا ہے، ہاں اس نسخے کی اَغلاط کی تصحیح کے لیے "رضا اکیڈمی بمبئی" والے نسخے سے مدد لی گئی ہے۔

اُسلوب و منہج سے متعلق مشاورت

چونکہ اس وقت دنیا میں "ردّ المحتار" (حاشیہ ابنِ عابدین شامی) کے قدیم وجدید متعدّد نسخے پائے جاتے ہیں، لہٰذا ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ "فتاویٰ شامی" کی تخریج کرتے وقت، جلد اور صفحہ نمبر کس نسخے کے مطابق لکھے جائیں، جبکہ دنیا بھر میں پائے جانے والے نسخوں میں، اب تک کا ثقہ ترین نسخہ ہمارے سامنے "دار الثقافہ والتراث" دِمشق کا مطبوعہ تھا، جس کی تحقیق ڈاکٹر حسام الدین فرفور ابن شیخ صالح فرفور نے کی ہے، اس سلسلے میں، میں نے جب اپنے استادِ محترم مفتی اعظم پاکستان مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب علیہ الرحمۃ سے مشورہ کیا، تو حضرت نے اس قدر سہل اور مؤثِر انداز میں میری اس مشکل کو حل فرما دیا، کہ بے ساختہ میری زبان پر انگریزی کا محاوَرہ Old is Gold جاری ہوگیا۔

قبلہ مفتی صاحب نے فرمایا کہ "آپ کسی بھی ایک نسخے کو معیار بنا لیں، اور اس میں شامی کی عبارت کی تخریج کرتے ہوئے، باب، مطلب، جلد اور صفحہ نمبر وغیرہ کا حوالہ دیتے ہوئے، یہ نشاندہی بھی کر دیں کہ علّامہ شامی علیہ الرحمۃ کا یہ قول "درِ مختار" کی کس عبارت کے تحت ہے، چونکہ "درِ مختار" کی عبارت مختصر ہے، لہٰذا آپ کے ذکر کردہ باب اور مطلب کی مدد سے "ردّ المحتار" کی عبارت تک بآسانی پہنچا جا سکے گا، اور اس طرح دنیا میں جس کے پاس "ردّ المحتار" کا جو بھی نسخہ ہو، وہ آپ کی شائع کردہ "جدّ الممتار" سے بآسانی استفادہ کر سکے گا"۔ سبحان اللہ کیا ہی عمدہ رہنمائی فرمائی حضرت نے!۔

اس کے ساتھ ہی قبلہ مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا کہ "مولانا! میں "جدّ الممتار" کی تخریج وتحقیق کا کام شروع کروا چکا تھا، مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ بھی اسی کتاب پر کام کر رہے ہیں، تو میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا، اور اب یہ کام آپ کے سپرد ہے، آپ کو ہر حال میں اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہے!"۔ اللہ تعالی استادِ محترم قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار وتجلیات کی بارش فرمائے، اور ہمیں ان کی نیک اُمیدوں اور حسنِ ظن کے مطابق "جدّ الممتار" اور امام اہل سنّت علیہ الرحمۃ کی دیگر عربی تصنیفات وتعلیقات کو، عموماً پاک وہند اور خصوصاً عالمِ عرب میں نشر کرنے کی توفیق وسعادت بخشے، آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

اِشاعتِ جدیدہ "جدّ الممتار" کی چند خصوصیات

"جدّ الممتار" کی اِشاعتِ جدیدہ متعدِّد خصوصیات کی حامل ہے، ان میں سے چند خصوصیات حسبِ ذیل ہیں:

(۱) عبارتِ "جدّ الممتار" کا مطبوعہ ومخطوطہ نسخوں سے مقابلہ۔

(۲) جدید نسخوں میں سے "دار الثقافۃ والتراث" دِمشق کے مطبوعہ نسخے کو معیار بنایا گیا ہے، جبکہ نسخِ قدیمہ سے "المطبعۃ المیمنیۃ" قاہرہ مصر کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

(۳) قرآنی آیات واحادیثِ نبویّہ شریفہ اور نصوصِ فقہیّہ وغیرہ کی، اصل مآخذ ومَراجع سے تخریج۔ البتہ تخریج صرف ان نصوص کی کی گئی ہے جو "جدّ الممتار" میں شامل ہیں، جبکہ "ردّ المحتار" کی عبارت میں منقول آیات واحادیث ودیگر نصوصِ فقہیّہ وغیرہ کے لیے، صرف شامی ہی کی تخریج پر اِکتفاء کیا گیا ہے، اس طور پر کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے علّامہ شامی کی جس عبارت پر تعلیق رقم فرمائی ہے، وہ "ردّ المحتار" میں کس مقام پر

ہے؛ یہ اس لیے کہ "ردّ المحتار" کی عبارات میں وارد نصوص کی تخریج، "دار الثقافة والتراث" دِمشق کے نسخہ میں کر دی گئی ہے،اس کے لیے وہاں مُراجعت کی جائے۔

(۴) اُن مقامات کی نشاندہی جن کی طرف اشارہ کرتے وقت امامِ اہلِ سنّت نے فرمایا: "سیأتي" یا "کما قدّمنا" یا "انظر ما کتبتُ علی "البحر" أو علی "الفتح" یا "کما حقّقناه في فتاوانا" ...وغیرہ.

(۵) تمام معلّق علیہا عبارات کا ترتیب وار نمبر شمار۔

(۶) "فتاویٰ رضویہ" سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی اُن تمام عبارات کو نقل کیا گیا ہے، جو علّامہ شامی کی کسی عبارت سے متعلّق ہیں۔

(۷) جن انبیاء، صحابہ، اولیاء وعلماء اور کتب کا امامِ اہلِ سنّت نے ذکر فرمایا ہے، حاشیہ میں ان کے مختصر حالات لکھ دیے گئے ہیں، اسے عرب حضرات اپنی اصطلاح میں "تراجمِ أعلام" اور "تراجمِ کتب" کہتے ہیں۔

(۸) آخر میں قرآنی آیات، احادیثِ نبویّہ، تراجمِ اَعلام، تراجمِ کتب، موضوعات، مآخذ ومَراجع مخطوطہ اور مآخذ ومراجع مطبوعہ کی علی حِدہ علی حِدہ فہارِس مرتّب کی گئی ہیں، اور ان سب کے آخر میں فہرس الفہارِس دے دی گئی ہے۔

(۹) علاماتِ ترقیم (۔ ، : ؛ ؟ !) یعنی فل اسٹاپ، کاماز، کالن، سیمی کالن، سوالیہ نشان اور علامتِ تعجب وغیرہ کا التزام؛ تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

ادارۂ اہلِ سنّت کراچی سے "جدّ الممتار" کی اِشاعتِ اوّل ودُوم

ادارۂ اہل سنّت کراچی سے اب تک "جدّ الممتار کے دو ۲ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، ان میں "جدّ الممتار" کی اِشاعت اوّل کا مرحلہ وار سلسلہ ۱۴۲۷ھ/

۲۰۰٦ء میں شروع ہوا، جو تین ۳ سالہ انتھک محنت اَور کوشش کے بعد، ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں مکمل ہوا، اِشاعت اوّل چار ۴ جلدوں پر مشتمل نامکمل تھی، ادارۂ اہل سنّت کی اس کوشش کو علماء وخواص میں بے حد پذیرائی ملی، اور اسے پاک وہند سمیت تمام سُنّی دنیا میں بے حد سراہتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا گیا، علمی حلقوں کی جانب سے حددرجہ حوصلہ افزائی کے بعد، ادارۂ اہل سنّت کراچی نے اس کی اِشاعت ثانیہ کا ارادہ کیا، اور اس پر اَز سرِ نَو تحقیقی کام کا آغاز کیا، دوسرے مرحلے میں جو اُمور خاص طَور پر پیشِ نظر رکھے گئے، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) کتاب کے متن وحواشی کی مکمل پروف ریڈنگ، (۲) تخاریج کا اَز سرِ نَو جائزہ، (۳) کتاب کی جدید منہج، اُسلوب اور عالمی معیارِ طباعت کے مطابق مزید ترتیب، (۴) علاماتِ ترقیم کا جائزہ اور حسبِ ضرورت اضافہ، (۵) کمپوزنگ اَغلاط کی تصحیح وغیرہ۔

"جدّ الممتار" کی مکمل اِشاعت ثانیہ اور اسے طباعتی خوبیوں سے مزید آراستہ اور مزیّن کرنے، اور خوب سے خوب تر بنانے کے لیے جو جدّوجہد کی گئی، اس کی اپنی ایک علی حِدہ تاریخ ہے، راقم الحروف اور اس کی ریسرچ ٹیم نے نایاب کتب اور مخطوطات تک رسائی، اور ان کی فراہمی کے لیے مشکلات کی پروا کیے بغیر، بیسیوں لائبریریوں کا دَورہ کیا، قیمتاً اور بلاقیمت مخطوطات حاصل کیے، ان کی فوٹو کاپیاں یا اسکین (Scan) کروائی؛ تاکہ امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالی علیہ نے بطَور دلیل جس کتاب کا حوالہ یا عبارت تحریر فرمائی ہے، اس کی تخریج کا اہتمام کیا جا سکے، اسی طرح نایاب کتب اور مخطوطات تک رَسائی کے لیے، ہندوستان سمیت دنیا کے مختلف ممالک کے مطالعاتی دَورے بھی کیے، نیز متعدّد علمائے دین کی بارگاہ میں حاضری دے کر تبادلۂ خیال کیا، اور ان کے قیمتی مشوروں سے بھی استفادہ کیا۔

اِشاعتِ جدیدہ میں مخطوط یا مطبوع نسخے کی تخاریج کے سلسلے میں، جہاں کئی لائبریریوں کا دَورہ کیا، وہیں ہماری یہ کوشش بھی رہی کہ "فتاوی شامی" کا وہ نسخہ حاصل کیا جائے، جو خود امام اہل سنّت کے استعمال میں تھا، جس پر وہ تعلیقات لکھا کرتے تھے۔

الحمد للہ کافی عرصہ کی تگ ودو کے بعد یہ سعادت بھی نصیب ہوئی، کہ امام اہلِ سنّت کے زیرِ استعمال "فتاوی شامی" کی پانچ ۵ میں سے دو ۲ جلدوں (اوّل وثانی) کا حصول ممکن ہوا(۳)۔ جلد اوّل حاجی رفیق پردیسی صاحب کی مدد سے عبد الستار ہمدانی صاحب سے حاصل ہوئی، جبکہ دوسری جلد راقم الحروف نے خود تلاش کی، ہوا کچھ یوں کہ ایک روز دار العلوم مظہرِ اسلام بریلی شریف کے صدر مدرّس، مفتی محمد اعظم صاحب سے ملاقات کے لیے ان کے گھر حاضر ہوا، تب ان کے پاس راقم الحروف نے خود اپنی آنکھوں سے اس مبارک اور انتہائی بوسیدہ جلد کی زیارت کی، جب یہ خوشخبری حاجی رفیق پردیسی صاحب کو دی گئی، تو انہوں نے حضرت قبلہ نجیب میاں صاحب برکاتی کے توسُّط سے، اس جلد کی اسکین پی ڈی ایف (Scan pdf) حاصل کرکے ہم تک پہنچائی۔

ان دو ۲ جلدوں کے ملنے کے بعد اَز سرِ نو تصحیح کا کام شروع کیا گیا، اسی دَوران کئی وہ مقامات بھی ملے جو "جد الممتار" کے دیگر نقل کردہ نسخوں میں نقل ہونے سے رہ گئے تھے، یعنی بینَ السطور وہ حواشی جو صرف صفحہ نمبر پر، یا وہ تعلیقات جو انتہائی اختصار پر مشتمل تھیں، ان کا اِضافہ بھی اس اِشاعتِ ثانیہ میں کردیا گیا۔

---

(۳) بقیہ تین ۳ جلدوں کی تلاش جاری ہے، اگر کوئی صاحب اس میں ہماری مدد کرسکیں تو ہم ان کے احسان مند رہیں گے!۔

"جدّالممتار" کے قلمی نسخے

* امام اہل سنّت علیہ الرحمۃ کے زیر استعمال "فتاوی شامی" کا نسخہ مطبوعہ ۲۵ رجب ۱۲۹۴ھ، وزیر خانندہ علی بک سندہ، طبع اولنمشدر (استنبول ترکی) تھا، یہ اِشاعت ۵ جلدوں پر مشتمل تھی، اسی نسخے پر اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ دورانِ مطالعہ تعلیقات لکھا کرتے، انہی تعلیقات کو اصل نسخہ سے حضرت علّامہ غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے پاس نقل کیا، بعد میں حضرت علّامہ قاضی عبدالرحیم بستوی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے استادِ محترم کے نسخہ سے، ان تعلیقات کو الگ سے پانچ ۵ مخطوط جلدوں کی شکل میں مرتب کیا[۴]، اور یہ نقل آج غالبًا ان کے صاحبزادگان کے پاس بریلی شریف میں محفوظ ہے۔ اسی کی ماسٹر کاپی راقم الحروف نے حاصل کی، اور اسی کاپی کو سامنے رکھتے ہوئے "جدالممتار" کی ترتیب وطباعت کا کام شروع کیا۔

* اس کے بعد ملک العلماء علّامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی طرف منسوب، جلدِ ثانی کی نقل تک رَسائی ہوئی، اس سے کام میں مزید مدد ملی، یہ نقل اگرچہ صرف ایک ہی جلد کی تھی، مگر اہمیت سے خالی نہیں تھی۔

* اس کے بعد قلمی نسخوں کی تلاش کا سفر مزید جاری رہا، اور بالآخر وہ دن بھی آیا کہ جب ہمیں امام اَہل سنّت علیہ الرحمۃ کے زیر استعمال "فتاوی شامی" کے اصل نسخے کی دو ۲ جلدوں (اوّل اور ثانی) کی اسکین پی ڈی ایف (Scan pdf) میسر آئیں، جن پر اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ تعلیقات لکھا کرتے تھے، اس کی تفصیل ماسبق میں گزر چکی۔

---

(۴) اس نقل کی مکمل تفصیل ماسبق میں گزر چکی ہے۔

یوں "جدالممتار" کے کُل تین ۳قلمی نسخے (۱) نسخۂ قاضی، (۲) نسخۂ بہاری (۳) اور نسخۂ اصلی شامی الحمدللہ ادارۂ اہل سنّت کراچی میں محفوظ ہیں۔

پھر اسی ماسٹر کاپی کی کچھ مزید کاپیاں کروا کر، پاکستان اور عرب دنیا کے متعدّد اداروں میں رکھوادی گئیں، مثلاً * قبلہ شاہ تراب الحق صاحب کی لائبریری میں، * ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا میں، * جمیعت اِشاعتِ اہلِ سنّت (نور مسجد کاغذی بازار، بوساطت مولانا ابوالقاسم ضیائی) میں، * المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) میں، * معہد الفتح الاسلامی دِمشق میں، * دار الثقافہ والتراث دِمشق (حسام الدین فرفور) میں، * دار البیروتی حلبونی دِمشق میں۔

شامی نسخۂ فرفور اور جدالممتار

اس حکمتِ عملی کا ایک فائدہ یہ ہوا، کہ ڈاکٹر فرفور صاحب نے بھی اپنی "شامی" کی تحقیق میں "جدالممتار" کو چیدہ چیدہ مقامات پر داخلِ طباعت کر لیا، جبکہ مکمل طور پر شامل نہ کرسکنے کی وجہ یہ بتائی کہ "شامی" کی ۱۲ جلدیں چونکہ پہلے ہی طبع کرچکے تھے، اس کے بعد "جد الممتار" تک ان حضرات کی رَسائی ہوئی، لہذا بالاستیعاب شامل کرنے کی صورت میں ان کا منہجِ تحقیق متاثر ہوا جاتا ہے۔ البتہ یہ ضرور فرمایا کہ "شامی رد المحتار" کی مکمل تحقیق وطباعت کے بعد، طباعتِ ثانیہ میں "جدالممتار" بھی مکمل طور پر شامل کردی جائے گی، ان شاءاللہ۔

"جدّالممتار" کی اِشاعت کے تین بنیادی مقاصد واَہداف

"جدّالممتار" کی اِشاعت کے تین ۳بنیادی مقاصد واَہداف تھے: (۱) امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس علمی خزانے کی حفاظت، (۲) اسے علماء وخواص کے لیے

قابلِ استفادہ بنانا(۳) اور اس کے ذریعہ عرب دنیا میں امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا علمی تعارف کرانا۔

"جدّالممتار" کی اِشاعت کے تینوں مقاصد اگرچہ انتہائی اہمیت کے حامل تھے، لیکن مؤخّرالذِکر مقصد سب سے زیادہ اہمیت کا حامل تھا، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عقائد ونظریات کی بنیاد پر اختلاف رکھنے والے بعض لوگوں نے، اپنے مسلکی تعصب کا شدید مظاہرہ کیا، اور سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے خلاف عرب دنیا میں انتہائی منفی پروپیگنڈہ کیا، اور انہیں کو ایک نئے فرقے کے بانی کے طَور پر متعارف کروایا، اس کے باعث عرب علماء میں اعلی حضرت کے بارے میں منفی تأثُر پیدا ہوا، اس بے بنیاد منفی تاثر کو زائل کرنے کے لیے ضروری تھا، کہ امامِ اہلِ سنّت کی عربی تصنیفات کو عرب ممالک تک پہنچایا جائے، اور وہیں سے ان کی اِشاعت کا اہتمام بھی کیا جائے؛ تاکہ عرب علماء اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کتب کا مطالعہ کرکے یہ جان سکیں کہ ان کے عقائد ونظریات کیا ہیں، نیز اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا علمی وفقہی مقام ومرتبہ کیا ہے!۔

"جدّالممتار" کی دار الفقیہ ابوظبی سے اِشاعت اوّل

اسی مقصد کے پیش نظر ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں "جدّ الممتار" کی ادارۂ اہلِ سنّت کراچی سے اِشاعت اوّل کے بعد، راقم الحروف نے عرب اِشاعتی اداروں سے رابطہ کیا، اور انہیں "جدّ الممتار" کی اہمیت واِفادیت سے رُوشناس کرایا، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مضبوط فقہی اِستدلال اور مدلّل اندازِ تحریر سے متاثر ہوکر، عالمی اِشاعتی مرکز "دارالفقیہ "ابوظبی متحدہ عرب امارات نے اس کی طباعت واِشاعت کی ہامی بھرلی، نیز مکمل اِخراجات کا ذمّہ بھی دارالفقیہ نے خود لیا، اور اللہ عزّوجلّ کے فضل

وکرم اور حضور نبیِ کریم ﷺ کی نظرِ عنایت سے، ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۳ء میں ادارۂ اہل سنّت کراچی اور دار الفقیہ ابو ظبی کے اشتراک سے، "جدّ الممتار" کی سات ۷ مکمل جلدوں کی اِشاعت نہایت دیدہ زیب اور عالمی معیار کے مطابق عمل میں آئی، اس اِشاعت میں ہر جلد تقریبًا پانچ سو ۵۰۰ یا اس سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، جبکہ کل صفحات ۳٦٦۲ ہیں۔

"جدّ الممتار" کی اِشاعت امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف سے

بعدہٗ ادارۂ اہل سنّت کی اجازت سے، علّامہ مفتی محمد حنیف خاں رضوی صاحب نے، سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے صد سالہ عرس کے موقع پر، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف سے اسی نسخے کی طباعت واِشاعت کی۔

اس کے بعد ہمارے کچھ مخلص ومحب علمائے کرام (مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی صاحب، مفتی محمد وسیم اختر مدنی صاحب) نے بھی مزید تصحیحات کی جانب نشاندہی فرمائی، جسے آئندہ اِشاعت میں شامل کرکے مزید خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔

"جدّ الممتار" کی اِشاعت
المدینۃ العلمیہ کراچی اور دار الکتب العلمیہ بیروت سے

مزید خوش آئند بات یہ ہے کہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمی تحریک "دعوتِ اسلامی" (المدینۃ العلمیۃ) کی کوششوں سے، "جدّ الممتار" اب ۲۰۲۲ء میں بیروت کے مشہور اِشاعتی ادارے "دار الکتب العلمیہ" سے بھی شائع ہوچکی ہے، جو ۷ جلدوں میں ۴۱۰۵ صفحات پر مشتمل ہے، والحمد للہ علی احسانہ! جبکہ اس سے پہلے بھی یہ

حضرات "جد الممتار" کی مکمل اِشاعت ۲۰۱۵ء میں پاکستان سے کر چکے ہیں، اللہ تعالی ان سب حضرات کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے!۔

اردو ترجمہ

"جد الممتار" کی عربی اِشاعت کے ساتھ ساتھ اس کے کچھ حصوں کا اردو ترجمہ بھی، کراچی کے علاقے ملیر سے تعلق رکھنے والے، مفتی غلام یاسین راز صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کیا، مگر اس کی تکمیل نہیں ہو پائی۔

اب تک کی مکمل طباعت

الحمد للہ آج تک "جد الممتار" کے بنیادی طور پر، مکمل چار 4 ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں: (۱) دار اہل السنۃ اور دار الفقیہ ابو ظبی ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۳ء۔

(۲) دار اَہل السنّۃ اور امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف ۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۸ء۔

(۳) المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۵ء کراچی۔

(۴) المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) اور دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۴۳ھ/ ۲۰۲۲ء۔

"جدّ الممتار" پر علمائے عرب اور پاک و ہند کی تقریظات

راقم الحروف نے اس کتاب کی اہمیت واِفادیت کے پیشِ نظر، کچھ علمائے عرب سے تقریظات بھی حاصل کیں، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) ڈاکٹر طٰہ حُبیشی، استاذ و رئیس قسم العقیدۃ، کلیۃ اصول الدین، جامعہ اَزہر قاہرہ، (۲) الحبیب عمر بن حفیظ، دار المصطفی تریم، حضر موت یمن، (۳) شیخ محمد ہشام بُرہانی، دِمشق شام، (۴) شیخ احمد حمّی کُردی رُکن ہیئۃ الفتوی کویت، واُستاذ کلیۃ الشریعۃ جامعہ دِمشق، (۵) ڈاکٹر محمد

عبداللطیف صالح فرفور حسنی، استاذالعلم الشریف دِمشق شام، واستاذ مدرسہ رَبانیہ مجدّدیہ۔

اسی طرح المدینۃ العلمیہ نے بھی اپنی طباعت میں، بعض علماء کی تقریظات شامل کی ہیں، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱)حضرت علّامہ محمد احمد مصباحی، (۲) علّامہ افتخار احمد قادری مصباحی، (۳) حضرت علّامہ عبدالمبین نعمانی، (۵)شیخ عبدالہادی خَرسہ دِمشقی اَزہری، (۶)شیخ عبدالعزیز خطیب حسینی دِمشقی، (۷)شیخ حسن سائدباد نحلی حسینی، (۸)شیخ فارس بن عمر عمران حسینی حلَبی، (۹)شیخ اَیمن یاسرالبکّار۔

"جدّالممتار" کی ریسرچ ٹیم میں شریک کار علماء ومحققین کے اسمائے گرامی

"جدّالممتار" کے اس عالمی اِشاعتی سفر کو کامیاب بنانے میں، ادارۂ اہل سنّت کراچی کے علماء ومحققین اور مفتیانِ کرام پر مشتمل ریسرچ ٹیم کا بہت بڑا حصہ ہے، اگر ان مخلص اَحباب کا تعاوُن نہ ہوتا، تو اس عظیم پروجیکٹ کو مکمل کرنا شاید ممکن نہ ہوتا، سالوں پر محیط "جدّالممتار" کے اس عالمی اِشاعتی سفر میں، مختلف مراحل پر جو علماء ومحققین ہمارے ہمسفر رہے، ان کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) مفتی عبدالرزّاق تحسینی (۲) مفتی عبدالرشید ہمایوں مدنی (۳)ڈاکٹر مفتی محمد یونس علی قادری (۴) مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی (۵) مفتی محمد امجد اختر القادری (۶) مولانا محمد نعیم بابر قادری (۷) مولانا محمد کاشف ندیم قادری (۸) مولانا محمد اویس رضا قادری۔

المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) کے تحت شائع ہونے والی دونوں اِشاعتوں میں، مرحلہ وار شریک کار محققین کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) محمد اسلم رضا تحسینی (راقم الحروف / مُشرِف علی التحقیق)
(۲) عبد الرزّاق ہنگورو (۳) عبد الرشید مدنی (۴) مولانا محمد اویس رضا قادری۔

درج بالا حضرات "المدینۃ العلمیہ" کی ابتدائی جلدوں میں شریکِ کار رہے، اس کے بعد ۲۰۰۶ء میں، ادارۂ اہلِ سنّت کی طرف کوچ کر گئے۔

(۵) محمد یونس علی مدنی (۶) محمد کاشف سلیم عطاری مدنی (۷) سیّد عقیل احمد عطاری مدنی (۸) تصوّر حسین عطاری مدنی (۹) محمد حامد علی علیمی (۱۰) قاری اسماعیل عطاری مدنی (۱۱) محمد امین عطاری مدنی (۱۲) محمد گلفراز عطاری مدنی (۱۳) زاہد فاروقی عطاری (۱۴) محمد کفیل عطاری مدنی، (۱۵) محمد کاشف ندیم عطاری مدنی (۱۶) محمد نعیم بابر عطاری مدنی (۱۷) تصوّر عباس عطاری مدنی۔

کلمۂ تشکر

"ادارۂ اہلِ سنّت" کی تاسیس سے لے کر اب تک، ہماری تمام تر علمی خدمات میں، حضرت مولانا ابو القاسم صاحب ضیائی -دامت برکاتہ العالیہ- اور استاذ العلماء حضرت علّامہ مفتی محمد ابوبکر صدیق شاذلی -دامت برکاتہ العالیہ- کی مکمل سرپرستی اور شفقتیں حاصل رہیں، اور واقعۃً ان دونوں حضرات کی سرپرستی و شفقت کے بغیر "ادارۂ اہلِ سنّت" کا قیام، اِستمرار اور وہ تمام تر خدمات، جو گزشتہ ۱۶ برسوں میں ادارہ نے پوری جماعتِ اہلِ سنّت سے، بارِ قرض کچھ ہلکا کرنے کی کوشش میں انجام دیں، شاید وہ سب کچھ ہمارے لیے ممکن نہ ہو پاتا۔ لہٰذا ان حضرات کے بھی ہم بے حد شکر گزار ہیں! اور صحیح بات تو یہ ہے کہ ان دونوں حضرات کے حضور، شکر گزاری کے لائق ہمارے پاس الفاظ ہی نہیں! اللہ تعالی دنیا وآخرت میں ان حضرات کو ہر خیر سے نوازے، ہر شر سے انہیں محفوظ رکھے!۔

اللہ ربّ العالمین ان تمام اَحباب کو دنیا وآخرت کی تمام بھلائیاں نصیب فرمائے، اور مسلکِ اہلِ سنّت کی اس عظیم دینی خدمت پر کثیر اَجر وثواب سے نوازے، ہم سب کو بہتر اور مؤثِر ترین انداز میں اِشاعتِ دین کی توفیق عطا فرمائے، اور اسے ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین بجاہِ سیّد المرسلین ﷺ! وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا محمد، وعلى آله وصحبه أجمعين، والحمدُ لله ربّ العالمين!.